بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الٓمّٓ ذٰلِکَ الکِتٰبُ لَا رَیبَ فِیہِ

ترجمہ: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں

فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعدَہٗ یُؤمِنُونَ ۵ القرآن

ترجمہ: قرآن کے بعد کس پر ایمان لائیں گے

شانِ اصحابِ رسولؐ

ناشر

صوفی محمد لطیف چشتی صابری قادری

نے برائے افادۂ عام مفت تقسیم کیا

ملنے کا پتہ

صوفی محمد لطیف کباب والے کاچھوپورہ حوض قاضی

پیشِ لفظ

سالہا سال سے شیعہ سُنّی اتحاد کے نعرہ کو سُنتے چلے آرہے ہیں لیکن دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ یہ نعرہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کیوں شیعہ سُنّی کی آپس میں صُلح کرانے میں ناکام رہا اس کی وجہ فقیر کی نظر میں جو آئی ہے وہ یہ ہے کہ اصحابہ کرام سے عداوت اور اُن کی مخالفت یہی وجہ ہے جس سے سُنّی اور شیعہ کے اندر اتحاد اور اتفاق پیدا نہ ہو سکا۔ اگر شیعہ کے اندر اصحابہ کی مخالفت ختم ہو تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ نعرہ ناکام رہ جائے۔ اس باطل خیال کو دور کرنے کے لیے اور اِس نعرہ شیعہ سُنّی اتحاد زندہ باد کو کامیاب بنانے کے لیے فقیر نے قرآنِ پاک کی کچھ آیات بمعہ ترجمہ تحریر کر کے پیش کر دی ہیں کہ بھُولے بھٹکے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور اِس ناچیز کا بارگاہِ خداوندی میں بخشش کا ذریعہ بن سکے۔

یوں تو فضائلِ اصحابہ کرام میں کثرت سے آیاتِ قرآنی اور

احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہوئی ہیں لیکن جو کچھ فقیر کی سمجھ میں آیا ہے تحریر کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ اِس مختصر سے پمفلٹ کے ذریعہ بھولے بھٹکے لوگوں کو سیدھے راستے پر لے آئے اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے۔ آمین ثُمّ آمین

صُوفی محمد لطیف

ضروری گذارش

یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ کتاب کسی کی دل آزاری یا کسی کو رنجش پہنچانے یا کسی کی مخالفت میں نہیں لکھی گئی بلکہ عوام النّاس کو راہِ ہدائیت دکھانے کے لیے لکھی گئی ہے اور فقیر کے حق میں دعائے مغفرت بن جانے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اب اگر کسی کو راہِ ہدائیت مل جائے تو فقیر کے حق میں دعائے مغفرت کر دے۔

فضائل صحابہ کرام کے ثبوت میں آیات قرآنیہ

آیت (۱)

سورہ انفال رکوع نمبر ۱۰ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے (ہجرت کے زمانے میں) ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) اپنے گھروں میں جگہ دی اور ان کی مدد کی یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

آیت (۲)

سورۃ انفال کے رکوع نمبر ۱۰ میں اللہ نے فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۤئِكَ مِنْكُمْ

ترجمہ۔ اور جو لوگ (ہجرت نبویہ کے) بعد کے زمانہ میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا سو یہ لوگ (فضیلت میں برابر نہیں لیکن پھر بھی) تمہارے ہی شمار میں ہیں۔

تفسیر۔ مہاجرین و انصار کے کئی طبقے ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی

مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں پہلے کچھ وہ ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں۔ بعض صحابہ وہ ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی یہ اصحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں۔

پہلی آیت میں مہاجرین اوّلین کا ذکر ہے۔ اور اس آیت میں اصحاب ہجرتِ ثانیہ کا جنہوں نے رسول پاک کی ہجرت کے بعد ہجرت کی۔

خلاصہ۔ ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام کو بخشش اور معزز روزی دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کہ پہلے کس نے ہجرت کی یا جہاد کیا یا بعد میں کس نے ہجرت کی یا جہاد کیا۔ پہلے اس کارِ خیر میں حصّہ لیا یا بعد میں لیا ایک ہی بات ہے۔ یہ سب لوگ ایک ہی شمار میں ہیں گو فضیلت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں مگر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے میں اور صحابیت کا درجہ حاصل کرنے میں سب برابر ہیں۔

ناظرین کرام ان آیات کو دیکھ کر اور سمجھ لینے کے بعد آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کس نے ہجرت کی اور کب کی اور کس نے جہاد فی سبیل اللہ کیا اور کس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا ہمارے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر آپ ایمان دار ہیں تو آپکے لیئے یہ دو آیتیں کافی ہیں جن سے تمام صحابہ کرام کی شان ظاہر ہے

آیت (۳)

سورۃ حدید رکوع نمبر ۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؏

ترجمہ۔ جو لوگ فتح سے پہلے (فی سبیل اللہ) خرچ کر چکے اور لڑ چکے برابر نہیں وہ لوگ درجہ میں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد میں خرچ کیا اور لڑے (یوں تو) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ سب سے کر رکھا ہے۔ اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

تفسیر۔ یعنی جب کہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنہوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین انصار میں سے سابقین اوّلین ہیں اور یہ چاروں خلفاء یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ صف اوّل میں ہیں۔ حضرت کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اللہ اور اس رسول پر ایمان لا کر اسلام میں داخل ہوئے اور جانی مالی امداد پیش کی۔ غرض کہ ان تمام لوگوں کو چاہے کوئی فتح مکہ کے بعد ایمان لایا یا فتح مکہ کے پہلے

ان سب کو اللہ تعالےٰ اپنی بخشش کا وعدہ دے چکا ہے۔ جس پر یہ قرآن پاک کی آیت شاہد ہے۔

آیت (۴)

سورۃ آل عمران رکوع نمبر ۱۶ اللہ نے فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

ترجمہ۔ یقیناً تم میں جن لوگوں نے پشت پھیر دی جس روز کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئیں اس کے سوا کوئی بات نہیں ہوئی کہ ان کو شیطان نے لغزش دے دی ان کے بعض اعمال کے سبب سے اور یقین سمجھو کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو معاف فرما دیا۔ واقع اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والے ہیں اور بڑے حلم والے ہیں۔

تفسیر۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض صحابہ کرام کی لغزش کو ظاہر فرمایا اور ساتھ ہی اعلان عفو بھی فرما دیا۔ اب اس آیت کریمہ کے ارشاد کے مطابق ان صحابہ کرام پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔ یوں تو آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو بھی تو شیطان نے لغزش دی تھی۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ رکوع نمبر ۴ میں فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ پھر لغزش دے دی آدم اور حوا کو شیطان نے اس جب کہ

ان دونوں کا شیطان کے پھندے میں پھنس جانا ثابت ہو گیا۔ تو کیا آپ کو ان کے
مقام سے الگ سمجھا جائے گا۔ ہرگز نہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر کے
ان کو معاف فرما دیا۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ٥ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے رحمت
کے ساتھ توجہ فرمائی اوپر اس کے (یعنی توبہ قبول کر لی) بے شک وہی بڑی توبہ
قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اب اس ثبوت کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ آدم
علیہ السلام یا حوا علیہا السلام پر تنقید کرے۔ اسی طرح صحابہ کرام جو عفا اللہ عنہم
کا درجہ حاصل کر چکے ہیں ان پر بھی کسی قسم کا اعتراض کرنا کسی کو حق نہیں۔ اور ہم کو تو قطعی
طور پر اس بات کا حق نہیں ہے۔ کہ کسی بھی صحابہ کرام کے طرز عمل پر تنقید کریں
ہم جو سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑے ہوئے ہیں کیونکر ان پاکباز پاکیزہ روح
لوگوں پر اعتراض کر سکتے ہیں جو عفا اللہ کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ ہمارے اعمال کی
حیثیت تو یہ ہے کہ اگر ہم پہاڑ جتنا سونا راہ خدا میں تقسیم کریں۔ اور وہ لوگ ایک
مٹھی بھر جو تقسیم کریں تو ہمارا عمل ان کے عمل کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

آیت (۵)

سورۃ توبہ رکوع نمبر ۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۰ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۰

ترجمہ:۔ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بلند ہے اور وہ ہی مراد کو پہنچے ان کا رب انہیں خوشخبری سناتا ہے۔ اپنی رحمت کی، اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

ان آیات میں ان لوگوں کے درجات گنوائے جنہوں نے ایمان کی دولت کو قبول کیا اور اللہ اور رسول کے راستے میں مالی جانی جہاد کیا۔ فرمایا ان کے درجے بہت بلند ہیں۔ یہی دراصل فائز و کامیاب ہیں۔ اللہ نے انہیں سند رضا عطا کر دی ہے۔ ان کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ یہ لوگ اجر عظیم کے مستحق ہیں۔

ناظرین کرام۔ غور فرمائیں کہ جن لوگوں کو قرآن پاک مہاجر و مجاہد کے لقب

سے نوازے اور جنہیں فائز وکامران کہے اور جنہیں رضائے الٰہی کا جھنڈا عطاء فرمائے اور جنہیں اجرِ عظیم کا مستحق قرار دے اور جن کے مرتبے بلند کرے ان کی شان ان کا مرتبہ اللہ ہی جان سکتا ہے یا اس کا رسول۔

ناظرین کرام اس آیت کریمہ میں جو فضائل ظاہر کئے گئے ہیں وہ سب کے سب بمقابل دوسرے صحابہ کرام کے ان چار صحابہ یعنی خلفائے راشدین میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہجرت کرنے میں جو شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہے۔ وہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرور کونین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی یہ شان کسی دوسرے صحابی کو نہیں ملی ایمان لانے میں جیسا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منصب حاصل ہوا وہ کسی اور کو نہیں ہوا کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ سے مانگ لیا تھا۔ آپ نے خاص طور پر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا کی جو قبول بارگاہ ہوئی تو عمر فاروق رضی اللہ تعا عنہ ایمان لائے۔ مال خرچ کرنے میں جو حضرت عثمان غنی کا درجہ ہے وہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ آپ کے ہی مال سے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی تھی اور جس جگہ بھی اسلام کو مال کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مال خرچ ہوا۔

اور جہاد کرنے میں جو مولیٰ مشکلکشا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبقت حاصل

ہوئے وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہر جنگ میں آپ نے رسول خدا کے
اشارہ سے اپنی جان دینے سے گریز نہیں کیا اور خاص طور پر جنگِ خندق میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا علی سارے کفر کے مقابلہ میں
اسلام جارہا ہے تو یہ الفاظ کسی اور کو نصیب نہیں ہوئے۔ اس لیئے یہ چار
جان نثار رسول کے ساتھ ایمان لانے میں سب سے پہلے تھے اور ہجرت کرنے
میں بھی جہاد کرنے میں بھی سب سے اوّل اور راہ خدا میں دینے کے لیئے
بھی سب سے اوّل اور سب سے زیادہ۔ اسی لیئے ان کا شمار سابقین اوّلین میں
ہوتا ہے۔ لہذا ایسی شان والوں کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرنا اپنے آپ کو
دوزخ میں ڈالنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

آیت (۶)

سورۂ توبہ رکوع نمبر ۱۱ میں اللہ نے فرمایا

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ۔ لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں
جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لیئے بھلائیاں (دونوں جہانوں کی) اور یہی

مرادِ کو پہنچے اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ ان پاکیزہ روح لوگوں پر دونوں جہانوں کی خوبیاں اور بھلائیاں نچھاور کر رہا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

آیت (۷)

سورۃ توبہ رکوع نمبر ۱۴ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف

ترجمہ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے۔ کہ ان کو جنت مِل گئی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے اور قتل کئے جاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ ان صحابہ کرام کے ہاتھوں اپنی جنت فروخت کر چکا ہے۔ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی مال جان اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پہ قربان کر دی۔

آیئت (۸)

سورۃ حج رکوع نمبر ۸ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّھُمُ اللّٰہُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

ترجمہ:جن لوگوں نے وطن چھوڑا اللہ کی راہ میں پھر مارے گئے یا مر گئے البتہ رزق دیوے گا ان کو اللہ رزق اچھا۔

اس آیئت کریمہ میں مہاجرین کے فضائل بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جس کسی نے میری راہ میں اپنا وطن چھوڑا۔تو اب اگر ان میں سے کوئی دشمنوں سے جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے یا طبعی موت مر جائے۔تو میں ان دونوں کو بہترین نعمتوں سے نوازوں گا اور مجھ سے بڑھ کر اور کون دینے والا ہو سکتا ہے۔

آیئت (۹)

سورۃ توبہ رکوع نمبر ۱۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سابقہ ہے جانے والے ہیں اور
وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی
ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے جنتیں تیار کی ہیں
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے یہ بہت
بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر۔ اس آیت کریمہ میں وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ وہ صحابہ جن کو ایمان میں سبقت کا فخر حاصل تھا۔ وہ چاہے مہاجرین ہوں یا انصار، اور وہ تمام لوگ جن کو ان کی پیروی کی سعادت نصیب ہوئی۔ مقام رضا پر فائز ہیں یعنی اللہ ان سے خوش ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کی رضا سے خوش رہے۔ ان کے لیئے جنت کے دروازے کھلے ہیں اور یہی فوز عظیم کی خوشخبری ہے جس سے وہ بہرہ مند ہیں اس کے بعد اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو ان صحابہ کی شان میں گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی توہین کرنا اپنا ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ کیا یہ بے انصافی نہیں اور قرآن پاک کی آیات کی انکاری نہیں۔

ان صحابہ کی تو شان یہ ہے کہ جب تک زندہ رہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے نور رہے اور جب دنیا سے رخصت ہوئے تو رضائے الٰہی کی سند حاصل کر کے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے اور اپنی محفل میں جگہ دے کر ظاہر فرما دیا کہ یہ میرے دوست ہیں۔

اور میرے پیارے ہیں بلکہ یہ تو یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی پیروی کرنے والوں کو بھی رضا کی خوشخبری سنا دی مگر افسوس کہ بعض لوگ یہی کہتے چلے جارہے ہیں۔ کہ نہیں نہیں یہ دوست نہیں یہ دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے آمین ثم آمین۔

آیت (۱۰)

سورۃ توبہ رکوع نمبر ۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

ترجمہ۔ اگر تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) اللہ تعالیٰ تو آپ کی مدد کر چکا ہے جب کہ آپ کو کافروں نے جلا وطن کر دیا تھا جب وہ دو آدمیوں میں ایک آپ تھے جب آپ اپنے یار سے فرما رہے تھے کہ تم کچھ غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

تفسیر۔ دو آدمیوں سے مراد ایک تو آپ تھے اور دوسرے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو کہ ہجرت میں آپ کے رفیق سفر تھے۔ غار میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عشق نبوی کی وجہ سے گھبرا رہے تھے کہ کہیں حضور علیہ السلام کفار کی گرفت میں نہ آجائیں تو آپ کے غم کی وجہ سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہ تم فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی نصرتیں ہمارے ساتھ ہیں

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ صدیق اکبر کو اپنی گرفتاری کا ڈر تھا اس لئے آپ گھبرا رہے تھے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے

کہ یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جس نے عمر بھر حضور علیہ السلام کی رفاقت کی ہو اور حضور علیہ السلام کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر گھر سے نکلا ہو۔ اسے اپنی نسبت کیا غم ہو سکتا ہے۔ ایک بات قابل غور یہ بھی ہے کہ اگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھبراہٹ اپنی وجہ سے ہوتی تو کہا جاتا اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ جس کے معنی یہ ہیں کہ گھبراہیں تمہارا خدا تمہارے ساتھ ہے۔ مگر کہا یہ گیا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی تجھ کو جو میری گرفتاری کا ڈر ہے اس کو دل سے نکال دے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے غار کے اندر چیخ و پکار شروع کر دی تاکہ حضور کی گرفتاری عمل میں آ جائے۔ مگر ان کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تقریباً پچاس اور تین سال کی تھی اور صدیق اکبر آپ سے دو سال چھوٹے تھے۔ اس ساری عمر میں کوئی بھی شخص یہ نہیں بتا سکتا کہ صدیق اکبر نے حضور علیہ السلام کی کبھی کسی وقت اور کسی معاملہ میں مخالفت کی ہو چالیس سال قبل از نبوت اور دس سال نبوت کے بعد غار ثور میں داخل ہونے تک اور باقی غار ثور کے نکلنے کے بعد حضور کی وفات تک کے عرصہ میں کوئی شخص کسی قسم کی مخالفت جو کہ صدیق اکبر سے سرزد ہوئی ہو ثابت نہیں کر سکتا

سوچنے کی بات ہے کہ صدیق اکبر کو اگر آپ سے عداوت یا دشمنی ہوتی تو کیا اتنے عرصہ میں آپ کو سوائے غار ثور کے اور کوئی وقت نہ ملا غار میں ہی آ کر سازش کرنی تھی! یہ سراسر بے سمجھی کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے آمین آمین

آیت ۱۱

پارہ نمبر ۳۰۔ سورۃ الیل

جو کہ ساری صدیق اکبر رضی اللہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئی جن میں سے ایک صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتقیٰ اور دوسرا اشقیٰ۔ امیہ بن خلف فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝

ترجمہ۔ رات کی قسم جب چھائے۔ اور دن کی جب چمکے۔ اور جس نے نر اور مادہ بنائے۔ بے شک تمہاری کوششیں مختلف ہیں۔ یعنی تمہارے اعمال جدا گانہ ہیں کوئی اطاعت بجا لا کر جنت کے لئے عمل کرتا ہے (یعنی صدیق اکبر) اور کوئی نافرمانی کر کے جہنم کے لیئے (یعنی امیہ بن خلف۔ پھر فرمایا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۔ ترجمہ۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔ یعنی اپنا مال راہ خدا میں دیا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا اور ممنوعات سے بچا! وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ترجمہ۔ اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔ یعنی ملت اسلام کو پھر

فرمایا فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی. تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے یہ
ساری آئتیں جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں
امیہ بن خلف جو کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو اس کی ملک میں تھے۔
دین سے منحرف کرنے کے لیئے طرح طرح کی تکالیف دیتا تھا۔ اور انتہائی
ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ
امیہ بن خلف نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے
سینہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اس حال میں بھی کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری
ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر سختیاں کیوں
کر رہا ہے۔ اس نے کہا اگر آپ کو اس کی تکلیف ناگوار گذرتی ہے تو خرید
لیجئے۔ جس پر آپ نے بہت زیادہ قیمت ادا کر کے آپ کو یعنی حضرت بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر سورۃ والیل نازل ہوئی اس
میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں۔ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں۔ اور امیہ بن خلف حق کی مخالفت میں
اندھا پھر فرمایا اسی سورت میں وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ
تُجْزٰۤی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۝ یعنی۔ اور کسی کا اس پر کچھ
احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف رب کی رضا چاہتا ہے۔ جو سب
سے بلند ہے۔

تفسیر۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ نے حضرت بلال کو بہت زیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کر دیا۔ تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شائد حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمایا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ہی ان پر حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا کوئی احسان ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام لانے کے سبب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر آزاد کیا۔

آیت (۱۲)

سورۃ زمر رکوع نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۝

ترجمہ۔ اور وہ جو سچ لے کر تشریف لائے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ جو توحید الٰہی لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین یہی ڈر والے بیان کیئے گئے ہیں وہ جو اپنے رب کے پاس نیکو کاروں کا یہی صلہ ہے۔

ناظرین کرام اس بات کو دل میں جگہ دے کر انصاف کریں سب سے پہلے رسول خدا کی تصدیق آزاد مردوں میں سے اور توحید الٰہی کی تصدیق کس نے کی۔ وہ یہی اور یہی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو سب سے پہلے حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ ایسے مبلغ ثابت ہوئے کہ آپ کی اسلامی تبلیغ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

آیت (۱۳)

سورہ فتح رکوع نمبر ۴ اللہ نے فرمایا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۞

ترجمہ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب

تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے رہتے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ہیں۔

ان آیات قرآنیہ نے حضور علیہ السلام کی پیدا کردہ جماعت کی تصویر کھینچی ہے۔ کہ یہ پاک باز نفوس اخلاق کے کن مقاماتِ بلند پہ فائز تھے اور ان میں کیا خصوصیات تھیں جس کی وجہ سے یہ تھوڑے سے عرصہ میں دنیا پر چھا گئے اور سارے عالم کے لئے رشد و ہدائت قرار پائے۔ فرمایا اس آئت کریمہ میں کہ ان کے خصائص یہ ہیں کہ یہ لوگ کفر و منافقت سے سخت بیزار ہیں ان کی طبیعتوں میں اس کے متعلق قطعاً نرمی نہیں خدا اور رسول کے مخالفین کے ساتھ ان کے تعلقات سخت کشیدہ ہیں البتہ مسلمانوں کے لئے شفیق اور مہربان ہیں۔ زہد کا یہ عالم ہے۔ کہ تم ان کو خدا کے سامنے ہمیشہ عبدیت انکساری کرتا ہوا پاؤ گے ان کے چہروں پہ سجدہ کے صاف اور نمایاں نشان ہیں توریت اور انجیل میں بھی ان کا حلیہ موجود ہے۔

ناظرین کرام اس ترجمہ اور تفسیر سے ثابت ہوا کہ حضور کے صحابہ کرام کی آپس میں محبت اس قدر تھی کہ ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے۔ اور حضور کی تعلیم اور آپس کی بے مثال محبت نے ان کو تھوڑے سے عرصہ میں ساری دنیا

کا حاکم بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان کو خلیفہ فی الارض بنا دیا گیا جیسا کہ اگلی آیت میں اس کا ذکر موجود ہے۔

آیت (۱۴)

سورۃ نور رکوع نمبر ۷ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو اس اتباع کی برکت سے زمین میں حکومت عطاء فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے اہلِ ہدایت لوگوں کو حکومت دی تھی۔

اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرام سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو خلیفہ فی الارض یعنی ملکوں کا حاکم بنایا جائے گا اور انہیں دنیا کی نعمتوں سے نوازا جائیگا اور ان کے سر پر تاج خسروی رکھا جائے گا۔

ناظرین کرام ذرا غور کر کے انصاف سے فرمائیں کہ یہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ ابھی تک پورا ہوا یا نہیں اور اگر پورا نہیں ہوا تو کب پورا ہو گا اور اگر ہوا تو کن لوگوں کے حق میں پورا ہوا۔ آخر کار یہی کہنا پڑے گا کہ یہ وعدہ ضرور پورا ہوا۔ وہ اس طرح کہ سر زمین عرب سے کفار مٹا دیئے گئے اور حضور کے غلاموں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے

فتح فرمائے قیصر و کسرای کے خزانے ان کے قبضہ میں آگئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریقے سے ان سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا فرمایا۔

آیت (۱۵)

پارہ ۱۴ سورۃ نحل رکوع نمبر ۶ میں اللہ نے فرمایا

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن (مکہ) چھوڑ دیا بعد اس کے ان پر ظلم کیا گیا ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا ثواب بدرجہا بڑا ہے کاش ان (کافروں) کو بھی خبر ہوتی۔

تفسیر۔ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے اپنی آسائشوں کو اور اپنے وطن عزیز کو محض دین کے لئے یعنی اللہ کے اور اس کے رسول کے لئے چھوڑا اللہ تعالیٰ ان کے ایثار قربانی کو ضائع نہیں کرے گا ان کو اجر دے گا ان کی دنیا بھی سنوارے گا اور آخرت بھی ان کے لئے اجر عظیم ہو گا۔

ناظرین کرام یہ بھی ایک وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ فرما رہے ہیں۔ یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ کہ صحابہ کرام نے جب مکہ چھوڑ دیا اور مدینہ طیبہ کو وطن قرار دے دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے

انہیں ایسی عظیم الشان زندگی عطاء فرمائی کہ جس کی مثال نہیں ملتی وہ لوگ جو گھروں کو چھوڑ کر آئے تھے ملکوں کے اور قوموں کے وارث ہو گئے اور پھر جب مکہ میں داخل ہوئے تو فاتحانہ انداز سے داخل ہوئے۔ جن میں صدیقِ اکبر۔ عمرِ فاروق۔ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل تھے۔

آیت (۱۶)

سورۃ فتح رکوع نمبر ۳ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۝

ترجمہ۔۔ بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دل میں ہے تو ان پر اطمینان اوتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

تفسیر۔ اس آیتِ کریمہ میں مقام حدیبیہ کا ذکر ہے جہاں پر بیعتِ رضوان کا واقعہ پیش آیا۔ بیعتِ رضوان کا واقعہ عالمِ اسلام کے اندر بہت مشہور واقعہ ہے۔ اور اس بیعت کا واقعہ یوں ہوا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام سے عثمانِ غنی کو اشرافِ قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا۔ کہ انہیں خبر دیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ کے تشریف لائے

ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے۔ اور آپ نے حضرت عثمانِ غنی کو یہ بھی فرمایا
تھا کہ جو کمزور مسلمان مکہ میں موجود ہیں اُنہوں کو خوشخبری سنا دینا کہ عنقریب
مکہ فتح ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ جب قریش
مکہ کو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کا پیغام سنایا تو قریش مکہ
اس بات پر متفق ہوئے کہ اس سال حضور تشریف نہ لائیں۔ اس کے بعد
حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار مکہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو خانہ کعبہ
کا طواف کر سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں حضور علیہ السلام
کے بغیر طواف کعبہ کروں۔ اِدھر مسلمانوں نے کہنا شروع کر دیا کہ عثمان غنی کیسے خوش
نصیب ہیں جو مکہ معظمہ پہنچے اور طواف کعبہ نصیب ہوا۔ حضور علیہ السلام نے
فرمایا میں جانتا ہوں کہ عثمانؓ میرے بغیر طواف نہیں کرے گا اس کے بعد حضرت
عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو حسب حکم فتح کی بشارت
دی۔ تو اس بات پر قریش مکہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک
لیا اور یہاں صحابہ کرام کے اندر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابلہ میں جہاد کرنے اور
اس بات پر ثابت قدم رہنے کی بیعت لی۔ یہ بیعت ایک بڑے خار دار درخت
کے نیچے ہوئی۔

آیئت (۱۷)

سورۃ فتح رکوع نمبر ا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

ترجمہ۔ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو واقع میں اللہ سے بیعت کر رہے
ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے

اس آیئت میں بھی بیعت رضوان کا ذکر ہے جیسا کہ پہلی آیئت میں اس کا ذکر
کر دیا گیا ہے مگر اس آیئت کریمہ میں کچھ اور زیادہ فرمایا گیا وہ یہ کہ جو تمہاری بیعت کرتے
ہیں گویا اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اسی اثنا میں جب کہ حضور علیہ السلام بیعت لے رہے تھے تو حضور علیہ السلام
نے اپنا بایاں دست مبارک اپنے داہنے دست مبارک پر رکھ فرمایا کہ یہ عثمان
کی بیعت ہے اور فرمایا بایاں ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور یہ دایاں ہاتھ عثمان کا
ہے۔ اور فرمایا یا رب عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں ہے۔
جب قریش مکہ کو اس بیعت کا حال معلوم ہوا تو بڑے خائف ہوئے اور انہوں
نے حضرت عثمان غنی کو بھیج دیا۔

آیئت (۱۸)

سورۃ بقرۃ رکوع نمبر ۱۶ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا

ترجمہ۔ سو اگر وہ بھی اسی طریق ایمان لے آویں جس طریقے سے تم ایمان لائے ہو

تب وہ بھی راہ حق پر لگ جاویں گے۔

یعنی مشرکین مکہ کے متعلق اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے فرماتا ہے۔ جو اس وقت ایمان لا چکے تھے۔ کہ اے میرے رسول کے صحابہ اگر یہ کافر تم جیسا ایمان لے آئیں تو ضرور راہ راست پر آجائیں گے

اب ذرا غور کرنے کا مقام ہے کہ جن جیسا ایمان لانے سے کافر راہ راست پر آجائیں اور جن کے ایمان کا نمونہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سامنے پیش کرتا ہے ان کے ایمان کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے ان کے ایمان کا اندازہ خدا ہی لگا سکتا ہے۔ لہذا جن پاک روح لوگوں کی اللہ تعالےٰ دلیل پیش کرتا ہے۔ ان لوگوں کے متعلق بدگمانی یا کسی قسم کا عناد رکھنا خود کو ایمان سے خارج کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔

آیت (۱۹)

سورۃ آل عمران رکوع نمبر ۱۷ میں اللہ نے فرمایا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ

ترجمہ۔ تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان

ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔

تفسیر۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احد کے اندر جو واقعہ پیش آیا تھا اس کے متعلق کچھ ہدایت فرما رہے ہیں کہ اے محبوب یہ تیرے اللہ کی مہربانی ہوئی کہ آپ کے مزاج میں اس قدر لطف و کرم اور رافت و رحمت ہوئی کہ روز احد غضب نہ فرمایا۔ اور اگر آپ اس دن سختی سے کام لیتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے اب آپ ایسا کریں کہ انہیں معاف فرما دیں۔ اور ان کی شفاعت بھی کریں تاکہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں معاف فرمائے اور اس کے بعد آپ ان سے اپنے کاموں میں مشورہ بھی کر لیا کریں کیونکہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور حوصلہ افزائی اور عزت افزائی بھی۔

آیت (۲۰)

سورۃ بقرہ رکوع نمبر ۲ میں اللہ نے فرمایا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ۔ اور جب کہا جاتا ہے ان سے۔ کہ تم بھی ایمان لے آؤ جیسا کہ ایمان لائے ہیں لوگ تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لا دیں جیسا کہ ایمان لائے یہ بیوقوف یاد رکھو

بے شک یہی بیوقوف ہیں لیکن وہ اس کا علم نہیں رکھتے۔

تفسیر۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان نہ لائے تھے فرماتے ہیں کہ تم بھی ان لوگوں جیسا یعنی صحابہ کرام جیسا ایمان لے آؤ۔ اس کے جواب میں کافر لوگوں نے کہا کہ ہم ان بیوقوفوں جیسا ایمان لانے والے نہیں۔ تو یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت بری لگی اور فوراً جواب میں کہا کہ یہ لوگ بیوقوف نہیں بلکہ تم بیوقوف ہو۔ لیکن تم لوگ اپنی بے وقوفی کا علم نہیں رکھتے۔ یعنی صحابہ کی شان میں برا لفظ اللہ بھی سننا گوارا نہیں کرتا

آیت (۲۱)

سورۃ آل عمران رکوع نمبر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا

ترجمہ۔ اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں دشمنی تھی اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم ایک گڑھے دوزخ کے کنارے پہ تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو وہ وقت یاد کروایا

جب وہ آپس میں انتہاء درجہ کی دشمنی رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان میں
اسلام کی بدولت عداوت دور کر کے محبت پیدا کر دی یہاں تک جو کئی
کئی سال سے لڑائیاں جاری تھیں جن کی وجہ سے دن رات قتل و غارت
کی گرم بازاری رہتی تھی وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ
تعالیٰ نے مٹا دیں۔ اور یہ جنگ کی آگ ٹھنڈی کر دی اور جن قبیلوں میں
دن رات جنگ جاری رہتی تھی ان میں الفت و محبت کے جذبات پیدا
کر دیئے اور سارے عرب میں اخوت و برادری کی ایک لہر دوڑا دی وہ
جو سارے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
کے لقب سے نوازے گئے اور بھائی بندی اور دوستی کے ایسے نظارے
دیکھائے کہ دنیا میں اس کے پہلے ایسی مثال نہیں ملتی۔

آیت (۲۲)

سورۃ انفال رکوع نمبر ۸ میں اللہ نے فرمایا

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

ترجمہ۔ اور ان دلوں میں محبت پیدا کر دی اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب
خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے بے
شک وہ ہی غالب ہے۔

جن لوگوں کے دلوں کو اللہ نے ملا دیا ہو اب زندگی بھر ان کے دلوں کو کون الگ کر سکتا ہے۔ اور کس کی طاقت ہے کہ اللہ کے ملائے ہوئے الگ کر دے۔ یعنی یہ جو اتنی سخت دشمنی کو دوستی سے بدل دیا یہ محض اللہ کا کرم تھا اور اللہ کے رسول کی ان لوگوں نے ایسی اتباع کی ان کے دلوں کی کیفیت بدل گئی۔ اور ان کے دلوں میں دیرینہ عداوتیں اور کینے تھے وہ دور ہو گئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہو گئیں یہی اللہ کے رسول کا روشن معجزہ ہے۔

ناظرین اکرام یوں تو بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں شانِ اصحاب پائی جاتی ہے مگر ہم نے صرف بائیس ۲۲ آیتیں تحریر کی ہیں جن کی زیادہ تشریح بھی نہیں کی تشریح کے لیے تو بہت زیادہ پاکیزہ نفوس اور بہت زیادہ علم کی ضرورت ہے مگر مجھ پر تقصیر کے پاس نہ تو پاکیزہ نفس ہے اور نہ علم جس سے میں شانِ اصحاب بیان کر سکوں اس ناقص عقل سے جو کچھ قرآنِ پاک سے سمجھا وہ تحریر کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اِس کارِ خیر کو منظور فرمائے اور اس کو میرے لیے توشہ آخر بنائے۔

ایک غلط بات کا صحیح جواب

اس پُر آشوب دور میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسم کے ایمانی سرمایہ لُوٹنے کے لیے جو حملے ہو رہے ہیں وہ بیان کر دینے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں کئی قسم کی اور باتیں سنائی دیتی ہیں وہاں ایک یہ بات بھی بہت سے لوگوں کی زبان سے سُنی گئی کہ حضورؐ کے بعض اصحابی دوزخی ہیں اور بعض جنتی ہیں۔

توبہ توبہ معاذ اللہ

اگر ان سے اس بات کا ثبوت مانگا جائے تو فوراً یہ آیاتِ کریمہ جو کہ پارہ نمبر ۲۸ سورۃ حشر رکوع نمبر ۳ میں ہے پڑھ کر سُنا دیتے ہیں۔

لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ط اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ :- دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔

یہاں بے علم لوگوں نے اصحاب کے لفظ سے ٹھوکر کھا کر اصحٰب النار کو اصحابِ رسول کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ لفظِ اصحاب کے معنی والے ہوتے ہیں یعنی اَصۡحٰبُ النَّارِ کے معنی دوزخ والے اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ کے معنی جنت والے نا کہ رسول والے جیسا کہ اور بہت جگہ پر اصحاب کا لفظ آیا ہے۔

سورۃ کہف میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

ترجمہ۔ کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اس آیتِ کریمہ میں بھی اصحاب کا لفظ آیا یعنی اصحاب کہف کھوہ والے نہ کہ رسول والے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ پارہ نمبر ۲۷ سورۃ واقعہ میں

فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ﴿۸﴾

وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾

ترجمہ:۔ تو داہنی طرف والے کیسے (ہیں) داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے (ہیں) بائیں طرف والے یعنی جن کے نامہ اعمال

اِن کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ نے اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ فرمایا یعنی دائیں طرف والے ناکہ رسول والے اور جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیے جائیں گے اُن کو اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ فرمایا یعنی بائیں طرف والے ناکہ رسول والے

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسین رکوع نمبر ۲ میں

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ

ترجمہ۔ اور اِن سے نشانیاں بیان کرو شہر والوں کی جب اُن کے پاس فرستادے آئے

یعنی اِس آئتِ کریمہ میں بھی اصحاب کے معنی والے ہی بنے اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ۔ یعنی شہر والے نہ کہ رسول والے۔

اس طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ فیل میں۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۟ ①

ترجمہ:۔ اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔

اس آئتِ کریمہ میں بھی اَصْحٰب کے معنے والے ہی بنتے ہیں اَصْحٰبِ الْفِیْلِ یعنی ہاتھی والے۔ ناکہ رسول والے باقی اس کے علاوہ بہت جگہ پر قرآنِ پاک میں یہ لفظ اصحاب آیا ہے

مگر کسی جگہ پر بھی اس کے معنے اصحابِ رسول نہیں آئے بلکہ
اَصْحَابُ النَّار آگ والے اَصْحَابُ الْجَنَّةِ جنت والے
اَصْحَابِ الْفِيْلِ ہاتھی والے اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ داہنی طرف
والے...... اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ بائیں طرف والے ـ
اَصْحَابُ الْقَرْيَةِ شہر والے اَصْحَابُ الْكَهْفِ کھوہ والے
ناظرینِ اکرام ۔ اس غلط بات کو صحیح کرنے کے لیے ہم نے
قرآنِ پاک کی کچھ آیات تحریر کر دی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا
کرتے ہیں کہ اس مختصر طریقہ کے سمجھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
ہدایت نصیب فرمائے اور حق سننے اور حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے

ناظرینِ اکرام

آیاتِ قرآنِ حکیم کے بعد احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہم اصحابہ اکرامؓ کے فضائل و مناقب تحریر کر دیے ہیں تاکہ
عوام النّاس کو فائدہ پہنچے تو اس سے آگے احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیے ۔

صوفی محمد لطیف

مشکوٰۃ شریف جلد سوم

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان

حدیث نمبر ۱

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ رضی کو بُرا نہ کہو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو اصحابی کے ایک مُد یا آدھے مُد کے ثواب کے برابر بھی اس کا ثواب نہ ہوگا۔
(مُد ایک پیمانہ ہے جس میں سیر بھر جو آتے ہیں) بخاری و مسلم

حدیث نمبر ۲

حضرت جابر رضی فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس

شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا ہو (ترمذی)

حدیث نمبر ۳

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جب تم اِن لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو تم کہو کہ خدا کی لعنت ہو تمہارے اس بُرے فعل پر (ترمذی)

ابوبکرؓ کے مناقب و فضائل

حدیث نمبر ۴

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خالص دوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے اصحابی ہیں اور البتہ دوست (یعنی نبی علیہ السلام) کو خدا نے اپنا خلیل بنایا ہے (مسلم)

حدیث نمبر ۵

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی آپؐ نے اس سے فرمایا

پھر کسی وقت آنا اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ بتا دیجیئے اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں [illegible] تو کیا کروں آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا ۔ بخاری و مسلم

حدیث نمبر ۶

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے ہم نے اس کا بدلا دے دیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دے گا ۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست بناتا ۔ یاد رکھو تمہارے دوست (یعنی نبی صلعم) خدا کے خلیل ہیں (ترمذی)

حدیث نمبر ۷

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ

کوئی شخص امام بنے (ترمذی)

حدیث نمبر ۸

حضرتِ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ابوبکرؓ سے فرمایا تم میرے یارِ غار ہو (یعنی غارِ ثور کے ساتھی) اور حوضِ کوثر پر میرے صاحب ہو (ترمذی)

حدیث نمبر ۹

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک روز) جبریل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) اور مجھ کو جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت کے اندر داخل ہوگی۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کاش میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ آگاہ ہو کہ میری اُمت میں سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد)

حدیث نمبر ۱۰

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب ہیں۔

حدیث نمبر ۱۱

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے ابوبکرؓ کا ذکر کیا گیا وہ اس ذکر کو سن کر رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ابوبکرؓ نے صرف ایک دن اور ایک رات کے اندر جو اعمال کئے ہیں کاش اس دن اور اس رات کے اعمال کی مانند اُن کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے (یعنی ان کے ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر اِن کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے) ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غارِ ثور پر پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم آپؐ اس وقت تک غار میں قدم نہ رکھیں جب تک میں اس کے اندر داخل ہو کر دیکھ نہ لوں کہ اس میں کوئی (موذی) چیز

تو نہیں ہے اگر کوئی ایسی چیز ہو گی تو اس کا ضرر مجھ کو ہی پہنچے گا اور
آپ محفوظ رہیں گے چنانچہ ابوبکر رضؓ غار کے اندر داخل ہو گئے اور
اس کو صاف کیا پھر ابوبکر رضؓ کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے
ایک میں تو انہوں نے اپنے تہ بند میں سے چیتھڑا پھاڑ کر بھر دیا
اور دو سوراخوں میں انہوں رضؓ نے اپنی ایڑیاں داخل کر دیں۔ اور
اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اندر تشریف
لے آئیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر آ گئے اور ابوبکر رضؓ
کی گود میں سر رکھ کر سو گئے اس حالت میں سوراخ کے اندر سے
سانپ نے ابوبکر رضؓ کے پاؤں کو کاٹ لیا لیکن وہ اسی طرح بیٹھے
رہے اور اسی خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی آنکھ نہ کھل جائے لیکن شدتِ تکلیف سے ان رضؓ کی آنکھوں سے
آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر
پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی۔ اور آپ نے
پوچھا۔ ابوبکر رضؓ کیا ہوا انہوں رضؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ
پر قربان ہوں مجھ کو کاٹا گیا (یعنی سانپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے)۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کے پاؤں کے
زخم پر لگا دیا۔ اور ان کی تکلیف جاتی رہی اس واقعہ کے عرصہ دراز

کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپؓ کی موت کا سبب بنا (یعنی اسی زہر سے موت واقعہ ہوئی)۔ اور ابوبکرؓ کے ایک دل کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہو گی) تو ان پر جہاد کروں گا۔ میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ لوگوں سے اُلفت و موافقت کرو اور خُلق اور نرمی سے کام لو۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ آیا تم جاہلیت میں تو تم بڑے سخت اور غضبناک تھے کیا اسلام میں داخل ہو کر ذلیل و خوار (یعنی پست ہمت) ہو گئے ہو وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور و ناقص ہو سکتا ہے ہرگز نہیں (رزین)

حدیث نمبر ۱۲

حضرت عمر بن عاص کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا پھر

جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا آپؐ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا مردوں میں سب سے زیادہ کس سے محبّت ہے فرمایا عائشہؓ کے والد سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے۔

عمر بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپؐ نے چند آدمیوں کو شمار کیا پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (بخاری مسلم)

حدیث نمبر ۱۳

محمد بن حنفیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا ابوبکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے۔ فرمایا عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے لیں بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا اور یہ پوچھا کہ پھر آپؓ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں تو صرف ایک مردِ مسلمان ہوں (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۱۴

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کا حکم دیا حسنِ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دِل میں کہا اگر ابوبکرؓ سے بازی لے جانا کسی دِن میرے لیے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہو گا۔ اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہُوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لیے تو نے کتنا چھوڑا۔ میں نے عرض کیا آدھا مال۔ پھر ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا سب لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن سے پوچھا ابوبکرؓ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے عرض کیا ان کے لیے میں خدا اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں سوچا۔ ابوبکرؓ پر کبھی سبقت نہ لے جا سکوں گا۔

(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عُمرؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

حدیث نمبر ۱۵

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی

کہ اے اللہ تعالےٰ اسلام کو عزت و عظمت نصیب فرما۔ ابوجہل بن ہشام
کے ذریعہ یا عمر بن خطاب رضؓ کے ذریعہ اس دعا کے بعد صبح کو عمر بن خطابؓ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام
قبول کر لیا اور اس کے بعد رسولِ خدا نے اعلانیہ نماز پڑھی (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۶

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضؓ ہوتا (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۷

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز عمر رضؓ نے ابوبکر رضؓ سے کہا اے
بہترین لوگوں کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ ابوبکر رضؓ نے
کہا عمر رضؓ تم نے مجھ کو اس خطاب سے مخاطب کیا ہے تو میں تم کو
آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا ہے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر رضؓ سے بہتر ہو۔

حدیث نمبر ۱۸

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے ان سب کے سردار ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے (ترمذی)

حدیث نمبر ۱۹

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریف سے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آپؐ کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا قیامت کے روز ہم اسی طرح اُٹھائے جائیں گے (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۰

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں میرے دو وزیر آسمان کے جبریل اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین کے دو وزیر ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۱

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے

ہمراہ ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کوہِ اُحد پر چڑھے اُحد حرکت کرنے لگا (یعنی جوشِ مسرت میں جھومنے لگا) آپؐ نے اُحد پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اُحد ٹھہر جا تیرے اُوپر ایک نبیؐ ہے۔ ایک صدیقؓ اور دو شہید ہیں (بخاری)

حدیث نمبر ۲۲

حضرت موسیٰ عشریؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا اس پر ابوبکرؓ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک شخص اور آیا اور دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عمرؓ تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بشارت سے آگاہ کیا۔ انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک اور شخص نے دروازہ

کھلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو اس آنے والے شخص کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمان رضی تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد وثنا کی۔ شکر ادا کیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ سے مصائب پر مدد طلب کی جاتی ہے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب و فضائل

حدیث نمبر ۲۳

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی کی نسبت فرمایا تو میرے لیے ایسا ہی ہے جیسا کہ موسیٰ ؑ ہارون تھے البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جس طرح ہارون پیغمبر تھے تو پیغمبر نہیں ہو سکتا اس لیئے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۲۴

حضرت عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی رضی مجھ سے ہے اور میں علی رضی سے ہوں اور علی رضی ہر مومن کا دوست و

مددگار ہے (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۵

حضرت حبشی بن جنادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے علی رضؓ مجھ سے ہے اور میں علی رضؓ سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علی رضؓ (ترمذی)

حدیث نمبر ۲۶

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے علی رضؓ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علی رضؓ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا (احمد ترمذی)

حدیث نمبر ۲۷

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جس شخص نے علی رضؓ کو بُرا کہا گویا مجھ کو بُرا کہا۔

پڑھی (یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپ رضؓ ٹہلنے کو چلے آپ رضؓ کے ساتھ علی رضؓ بھی تھے کہ ابو بکر رضؓ نے حسن رضؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا اُن کو آپ رضؓ نے اُٹھا لیا اور اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور کہا میرا باپ فدا ہو یہ نبیؐ سے بہت مشابہ ہے علی رضؓ سے نہیں علی رضؓ یہ سن رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۳۸

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسن رضؓ اور حسین رضؓ آگئے جو اس وقت سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم منبر سے اترے اور دونوں بچّوں کو گود میں اُٹھا لیا پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھا کر فرمایا خداوند تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں) میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہہ کر اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اُٹھا لیا۔

(ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب و فضائل

از مشکوٰۃ شریف جلد سوم

حدیث نمبر ۳۹

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے مریم رضؓ بنت عمران ساری اُمت کی عورتوں میں بہتر تھیں ۔ اور خدیجۃ الکبریٰ رضؓ بھی سب سے زیادہ بہتر ہیں ۔

(بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۴۰

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلعم کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ خدیجہ رضؓ آرہی ہیں (یعنی غارِ حرا میں) جن کے ساتھ برتن ہے اور اس میں سالن ہے یا کھانا ہے جب وہ آپ صلعم کے پاس پہنچ جائے تو آپ صلعم اُن کو اُن کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے

بھی سلام پہنچانا اور اُن کو بشارت دینا کہ جنت کے اندر اُن کے لیئے ایک موتی کا محل ہے اور اس محل میں نہ شور ہے نہ رنج و افسردگی (بخاری)

حدیث نمبر ۱ ۴

ابو سلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہ رضؓ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جس کو میں نہ دیکھتی تھی (یعنی جبریل کو)

حدیث نمبر ۲ ۴

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی بات مشتبہ ہوتی یا کسی حدیث کا مطلب سمجھ میں نہ آتا تو ہم نے اس کو عائشہ رضؓ سے دریافت کیا اور اس کے لیئے عائشہ رضؓ میں کامل علم پایا۔

حدیث نمبر ۴۳

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہ پایا۔

بعض مشہور صحابہ رضؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

از مشکوٰۃ شریف جلد سوم

حدیث نمبر ۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے اندر جہاں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھ کو لے اُڑتا ہے اور وہاں پہنچا دیتا ہے میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ رضؓ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا بھائی مرد صالح ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۸

حدیث نمبر ۴۵

حضرت عبداللہ رضؓ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے ابو حذیفہؓ سے ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے (بخاری مسلم)

حدیث نمبر ۴۶

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو موسیٰؓ تجھ کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی دی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۴۷

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کمال ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے بغض و دشمنی رکھنا ہے۔

حدیث نمبر ۴۸

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سنا ہے انصار سے مومن کامل ہی محبت کرے گا اور انصار سے منافق ہی بغض و دشمنی رکھے گا جو شخص انصار کو محبوب رکھے خدا اس کو محبوب رکھے گا اور جو انصار سے دشمنی رکھے گا خدا اُس کو دشمن قرار دے گا (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۴۹

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو جنت دکھائی گئی میں نے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور اپنے آگے میں نے قدموں کی آہٹ سنی دیکھا تو وہ بلالؓ تھے (مسلم)

حدیث نمبر ۵۰

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے ساتھ مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب اور نگہبان ہوتے ہیں اور مجھ کو ایسے چودہ ۱۴ آدمی دیے گئے علیؓ سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علیؓ نے کہا میں اور میرے دونوں بیٹے۔ جعفرؓ حمزہؓ۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ مصعبؓ۔ بلالؓ۔ سلمانؓ۔ عمارؓ۔ عبداللہؓ ابن مسعودؓ۔ ابوذرؓ۔ مقدادؓ۔

حدیث نمبر ۵۱

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر ہماری تعداد ایک ہزار چار سو تھی ہماری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن تم زمین کے بہترین لوگ ہو (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر ۵۲

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔
علیؓ کی۔ عمارؓ کی۔ سلمانؓ کی۔ (ترمذی)

حدیث نمبر ۵۳

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے (گویا انہوں نے جنازہ کی ہلکی کو برا خیال کیا اور یہ الفاظ انہوں نے ازراہِ طعن استعمال کیے) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا سعدؓ کا جنازہ اس لیئے ہلکا معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے تھے

حدیث نمبر ۵۴

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ جبریل نبی صلعم کے پاس آئے اور پوچھا آپؐ بدر کے معرکہ میں شریک ہونے والوں کو کیا مرتبہ دیتے ہیں یعنی آپ کے خیال میں بدر والوں کا کیا مرتبہ ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا ہم ان کو مسلمانوں سے بہتر و افضل لوگ سمجھتے ہیں یا آپؐ نے اسی قسم کا جواب دیا جبریل نے کہا بدر میں جو فرشتے حاضر ہوئے تھے ہم بھی ان کو ایسا ہی خیال کرتے ہیں (بخاری)

حدیث نمبر ۵۵

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حاطبؓ کا ایک غلام نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے حاطبؓ کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ حاطبؓ دوزخی ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا اس لیے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کے لوگوں میں شریک رہا ہے۔

ناظرین اکرام اس حدیثِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس کے علاوہ کئی حدیثوں میں اُن صحابہؓ کی بہت عظمت بیان فرمائی گئی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تو اس لیے ہم اُن صحابہؓ کے نام جو بدر میں شریک ہُوئے جیسا کہ جامع بخاری میں ہے تحریر کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ حدیث نمبر ۵۶

حضرت نبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن عثمانؓ، ابوبکرؓ صدیق قریشی۔ عمرؓ بن خطاب عدوی، عثمانؓ بن عفان قریشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینبؓ کی تیمارداری کے لیے ان کو پیچھے چھوڑ دیا تھا لیکن ان کو مالِ غنیمت سے حصہ دیا علیؓ بن ابی طالب ہاشمی، ایاسؓ بن کثیر، بلال بن رباح مولیٰ ابوبکرؓ صدیق حمزہؓ بن عبدالمطلب ہاشمی، حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریشی، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قریشی۔ حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور حارثہ بن سراقہ دونوں نظار میں تھے۔ حبیب بن عدی انصاری۔ خنیس بن حذافہ سہمی۔ رفاعہ بن رافع انصاری رفاعہ بن عبدالمنذر۔ ابُولبابہ انصاری۔ زبیر بن عوام قریشی زید بن

سہل ابوطلحہ انصاری۔ ابوزید انصاری۔ سعد بن مالک زہری۔
سعد بن خولہ قرشی۔ سعید بن زید بن عمر بن نفیل قرشی، سہل بن
حنیف انصاری، ظہیر بن رافع انصاری۔ ان کے بھائی عبداللہ بن
مسعود ہذلی۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ عبیدہ بن حارث
قرشی۔ عبیدہ بن صامت انصاری۔ عمرو بن عوف حلیف بن
عامر بن لوی۔ عقبہ بن عمرو انصاری۔ عامر بن ربیعہ غنزی، عاصم
بن ثابت انصاری۔ عویم بن ساعدہ انصاری۔ غنیان بن مالک
انصاری۔ قدامہ بن مظعون، قتادہ بن نعمان انصاری۔ معاذ
بن عمرو بن الجموع، معوذ بن عفراء اور اُن کے بھائیؓ۔ مالک
بن ربیعہ، ابواُسید انصاری، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب
بن عبد مناف، مرارہ بن ربیع انصاری۔ مقداد بن عمرو کندی
حلیف بنی زہرہ۔ ہلال بن امیہ انصاری۔
رضی اللہ عنہم اجمعین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ o
بِرَحْمَتِہٖ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o
وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ چھوٹا سا پمفلٹ جس کا نام شانِ اصحاب رکھا گیا آج بروز بدھوار بتاریخ (۲۴) فروری ۱۹۸۲ء کو ایمانی سرمایہ سے مالا مال کر دینے والا ختم ہوا رب تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اسے صدقہ جاریہ اور میری سیہ کاریوں بدکاریوں کا کفارہ بنائے آمین۔ آمین یا رب العالمین ط

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ o

خط بھیج کر مفت حاصل کریں

صوفی محمد لطیف کباب والے کا چھوپورہ لاہور